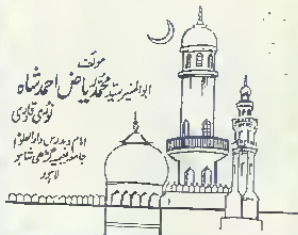


یادگارِ خلیل و ذبیح (علیہ السلام)

مسائلِ قربانی

مولف
ابوالحسن محمد ریاض احمد شاہ
نویس قلمی
امام و مدرس دارالعلوم
جامعہ نعیمیہ رضوی شاہجہاد
لاہور



ناشر مدینہ پبلی کیشنز لاہور

تَحْنِذُهُ وَتَضْيِيقِي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

فقیر اس کتاب کا ثواب

بطور ہدیہ اسپتال جیرو مرشد نائب اعلیٰ حضرت

محمدت اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا

ابوالفضل الحاج الشاہ سرور احمد صاحب

رضوی قادری چشتی مبارکی فیصل آبادی قدس سرہ العزیز

کی بارگاہ پاک میں پیش کرتا ہوں

ع: مگر قبول اقتدا ہے خواہ شرف

سبک بارگاہ محمدیہ اعظم رحمت اللہ علیہ

الاحقر فقیر قادری ابوالمعیر سید محمد ریاض احمد نوری رضوی چشتی

خلیب جامع مسجد جمال - صلیبی (سوری دروازہ) لاہور

امام مدرس جامعہ تعلیم غلامی شاہ لاہور

تقریفات

(۱)

جو طریقت خلیب پاکستان علامہ حضرت ابوالمعیر سید محمد ریاض احمد الشاہ الحاج محمد الہی بخش صاحب قادری
خیلی دانت برکاتیم العالیہ خلیب جامع مسجد جیرو مرشد نائب اعلیٰ حضرت علامہ مولانا محمدت اعظم پاکستان دار کتب لاہور

استاذ الاثر حضرت علامہ ابوالمعیر سید ریاض احمد شاہ قادری صاحب لے کتاب
مسائل قرآنی میں بہت سے اہم مسائل ذکر فرمائے۔ ایسے دور میں جبکہ ایسے مضامین کے
لئے قوم کے پاس وقت نہیں اختصار کے ساتھ اس موضوع کو احاطہ تحریر میں لاکر وقت کی
ضرورت کو تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی پاکیزہ کتابیں پڑھنے اور پڑھ کر عمل کرنے
کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بہار کا حکیم

الہی بخش قادری

(۲)

جو طریقت حضرت علامہ الحاج مولانا الحاجہ القادری ابو القزوان الشاہ حضرت اللہ صاحب
دانت برکاتیم قادری رضوی چشتی خلیب فی انارکلی تیار کتب لاہور

عزیز بہترم برادر طریقت حضرت مولانا قادری سید محمد ریاض احمد شاہ صاحب نوری
رضوی کا تعریف کردہ رسالہ موسومہ "یا رب العالمین و زوج" کا مطالعہ کیا جو کہ بے حد مدلل
اور مفصل ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسطورہ کو کلام میں بند کرنا ہے اور مشائخ نظام و ملام
حق کے فیوض و برکات سے مستفید ہے۔ دلیل ایمان خصوصاً اہل سنت و جماعت کے لئے
بے حد مفید اور رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابو طریقت شاہ صاحب
موصوف کو عمر بھر عطا فرمائے اور ان کو فیض پاری و ساری رہے۔ آمین

الحمد

شاہ محمد حضرت اللہ قادری رضوی

حضرت علامہ پروفیسر محمد مسعود اختر صاحب ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ
باعظم القیامات جامعہ عیسویہ فیض العلوم فیضیہ دارالافتاء

اسلام دینِ فطرت ہے اس کے احکامات اور اصول و ضوابط کی تہ میں فطرت
اشاعت کے ہیں۔ صالحین حکمتیں پنہاں ہیں۔ قرآن عزیز نے عقلی و مذہب کے استعمل سے
ان حکمتوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔ ان احکامات میں سے قربانی ایک اہم قربان
ہے۔ پوری دنیا کے مسلمان ہر سال ۱۵ ذی الحجہ کو قربانی کرتے ہیں۔ قربانی عبادتِ خدا
میں ایک اہم قدم رکھتی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بارگاہِ نبوت
میں اتنا کیا کہ شاہدہٗ ولادتِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **حلیہ**
میں آہستہ آہستہ کہ یہ عبادت باپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے۔ یہ
قربانی کا پس منظر ہے۔ اس کے قائل میں دیکھا جائے تو تمام ارکانِ اسلام کی اورنگی اور
بجاءِ دینی کا طریقہ وہی ہوگا جو کہ عبادتِ نبوت کے میں معائنہ ہوگا۔ قربانی کے بارے میں
کئی ایک سوالات عوام والاس کے ذہن میں ابھرتے ہیں کہ ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟
اس کا پس منظر کیا ہے؟ قربانی کس پر واجب ہے؟ اور اسی طرح کے سوالات مسائل کو
جانتے کی بھی ان کے ذہنوں میں پچ و خم اور متال کی کیفیت پیدا کرتی ہے۔
اس اہم ترین ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جناب قادی سید محمد ریاض احمد شاہ
صاحب نے اپنی پوری کوشش اور محنت سے کام کیا ہے۔ دعا گو ہوں کہ یہ کتاب عوام و
خواص کی رہنمائی کا سبب بنے۔

مؤلف کی محنت شائقہ کی انفرادی محنت و ذمہ داری اور تمام مسلمانانِ عالم کے علم
و عمل میں غلوں اور کجی کی پیداوار آئین بجا سید المرسلین۔

راقم الحرف

مسعود اختر ہزاروی

اتَّخَذَ اللَّهُ زَيْبَ الْعَقْلِيِّينَ وَالْعُلُوَّةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِهِ الْفَكْرَيْنِ
وَعَلَى إِلِهِ الْعَقْلِيِّينَ وَأَصْحَابِهِ الْعُلُوَّةِ

لما تغلّب امام و زلیخا اسامی مانیہ آخری میر ہے۔ اس ماہِ عظیم میں دو یومِ اعظم
ہے جس میں خدا کے پیارے فیصلے اور انبیاءِ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے
جہادِ لڑنے کے لئے جناب اسامی علیہ السلام کو قربان کر کے میں کسی قسم کی دروغ نہ کیا۔
اور امر الہی کی ایک اونگھ اور حکیم امتحان مثال قائم فرمائی۔ چنانچہ مال اور وطن کی قربانی
کے بعد جہادِ انبیاء ابراہیم فیصلہ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکمِ خداوندی کو تسلیم کرتے
ہوئے و عظیم قربانی پیش کی جو تابد و آوازِ نذر و تابندہ رہے گی۔ اور آئندہ آئے والی
نسلوں کو ایک عظیم سبق دیا کہ نبی کو نہ جان محبوب ہے اور نہ وطن اور نہ ہی مال اور نہ ہی
ادوار مزید ہے۔ نبی رضائے واد کو مقدم رکھتے ہیں۔ انھی تو یہ نفوس قدسیہ تمام مخلوق سے
اعلیٰ و اہم مقام پر فائز کئے جاتے ہیں۔

نبوت اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے۔ قدرت نے ہاں نفوسِ قدسیہ میں جو
صلاحیت پیدا کی ہے اس کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ انہی لحاظ سے جانِ مال
اور اولاد و وطن۔ یہ چار چیزیں نہایت ہی محبوب ہیں لیکن ان سے بڑا بارگاہِ الہی نے ہمیں یہ
سبق دیا کہ ہماری آتما میں ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ
سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ ان شاء اللہ اگلے صفحات میں قربانی کا مختصر واقعہ اور
مسائل متعلقہ کا بیان کیا جائے گا۔

قرآن مجید جن حیدر

لَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ لَمَّا يَلْقَىٰ يَتَىٰ آوَىٰ إِلَى الْمَنَامِ يَنُوبُ الْفَتْحُ
فَانْظُرْ مَاذَا تَنزِي قَالَ يَا بَتِ افْعَلْ مَا نُوْعِزُ سَفْجَابِي اِنْ شَاءَ اللَّهُ مَبْرُ

الضبط ۵ (پ ۲ سورۃ اعراف)

بلکہ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہو گیا کہا
اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا میں تجھے ارج کرتا ہوں اب آپ نے یہ خواب
بقیمید کی آغوشوں، غوٹوں اور دوسو سو شب کو دیکھا۔ روزانہ صبح اللہ کر اوست قرآن کرتے
رہے۔ آخر دوسو دلی الجھ کو آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو تیار دے کر کاظم دیا۔
حضرات علمائے کرام اور شوافع فرماتے ہیں کہ اگر اہل ایمان اللہ جل جلالہ بنائے اسماعیل علیہ السلام
اس معاملہ میں ڈرو بھیجی تواس فرماتے: ”جب بھی حضرت طویل علیہ السلام آپ کو ضرر پہنچے
کرتے کیونکہ حکم خداوندی مقدم تھا جس کے بجا الہ احد ضروری تھا۔ جناب حلیہ
پندرہویں شمارہ اسماء میں اس واقعہ کا تفصیل سے بیان ہے۔

پہاڑی پرستوں کی آواز اسماعیل اور آواز

اگر آواز خدا کے پاک کا ارشاد سن جاوے

پہاڑی پرستوں کی آواز اور آواز

روانہ ہرگز نہ اسماعیل کو شیطان نے پہچان

چند ہزار کہ چن آتش میں نے خواب دیکھا ہے

کتاب زندگی کا ایک لڑکا اب دیکھا ہے

یہ دیکھا ہے کہ میں خواب چھ کو آواز کرتا ہوں

خدا کے نام سے جس نے یہ کہہ میں چھ ہجرت ہوں

کہا فرزند نے اب باپ اسماعیل صابر ہے

خدا کے حکم پر بندہ اپنے قبیلہ حاضر ہے

برادران ملت انور فرمائیے جس نے یہ کہی واہوت کے لئے آپ دعا میں مانگتے رہے
اور پھر اس نے کہہ اور اس کی والدہ کو بے آب و دانہ میں چھوڑ کر آئے جو بڑھاپے کا
سہارا اور آپ کے ساتھ کام و قیرو میں۔ ذکر کرتا۔ اس فرزند کے لئے اب شامی شکر داتا ہے
کہ اسے میری داد میں اپنے ہاتھ سے دے کر نہ دے۔ کتنے حوصالی ہاں تھی۔ کوئی ایسا نہیں
کر سکتا۔ ہاں حضرت طویل علیہ السلام کا حق یہ چھ ہجرت تھا کہ اپنے اڈے کے فرزند اور چھوٹے

ذبح ہونے کے لئے فرماتے ہیں۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام ہی ایسے تابع فرمان بنے
تھے کہ احاطہ پھر درخشاں وہاں کی خاطر اپنی پیاری بہن قرآن کرنے کو تیار تیار ہو گئے۔

یہ یقیناً نظر تھا کہ کتب کی کرامت تھی

نکھائے کس نے اسماعیل کو آداب نرندی

یہاں ایک بات اور قابل ذکر ہے کہ یہ ہم قرآنی کا بنائے اسماعیل علیہ السلام کو خواب
میں جوتا ہے۔ فوراً قرآن کرنے کے لئے تیار ہو گئے کیونکہ نبی کا خواب بھی وحی الہی ہوتی
ہے یعنی جو آپ کو خواب میں ملے گا۔ وہ رب تعالیٰ ہی کی جانب سے تھا۔ کہ
اللہ ان کو شیطانی دوسرے۔ نبی کی بند میں اور ہماری بند میں زمین و آسمان کا فتنہ
ہے۔ ہم سوتے ہیں تو غافل ہو جاتے ہیں اور اللہ کے نبی سوتے تو یہاں ہیں مگر ہوتے
وہاں ہیں یعنی رب سے شافل واصل ہوتے ہیں۔ اسی لئے علمائے کرام فرماتے ہیں
کہ اگر آج بھی کو خواب میں کہا جائے کہ اپنے بیٹے کو قرآن کر تو یہ اس کا شیطانی دوسرہ
سمجھا جائے گا اور اسے حرام ہے کہ وہ اپنے کو ذبح کرے۔ یہ بے جا لگے ہوگا جو حضرت
معلموں میں حرام دانا جائز ہے مگر نبی کا خواب کے ذریعہ سے حکم ہوا یعنی وحی الہی اور حکم
خداوندی ہے۔ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

اب وہی یہ بات کہ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے دے دیوں طلب
فرمائی۔ جیسا کہ کچھ آیت کریمہ کے تحت فقیر نے عرض کیا ہے کہ آپ نے یہ چھا۔ اس میں
سکت ہے جس کی ہر آواز کر بھی ہاں۔ اور میرے بیٹے اسماعیل کا ذبح ہونا بھی عبادت
ہے۔ دونوں باپ ہاں کی نیت کر لیں۔ میری نیت ذبح کرنے کے لئے اور بیٹے کی نیت
ہونے کی نیت۔ وہ اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت میں نیت تقرب ضروری ہے۔

آگے موصوفی کریم نے ارشاد فرمایا:

فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا وَعَلَّمَهُ فَلَاحِظِينَ (پ ۲۳ سورہ صافات)

(تو جب وہاں سے دے حکم پر گروں کر گئی اور باپ نے بیٹے کو ماننے کے لئے لٹا دیا۔)
یعنی باپ قرآن کرنے کو اور بیٹا قرآن ہونے کو پورے پورے تیار ہو گئے۔ اسلئے

مشکلیں پیدا۔ دونوں باپ اور بیٹے اس سے معلوم ہوا کہ باپ کے غلوں میں کوئی کمی تھی اور نہ بیٹے کی غلامیہیت میں فرق واقع ہوا۔

الغرض: جناب غلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نیز چھری کی اور بیٹے کو ہراو لے کر چل دیئے۔ راستے میں پہلے تو جناب ابراہیم علیہ السلام کو شیطان ایک بزرگی کی شکل میں ملا اور بڑھاتا جا کر آپ نے شیطان کو تین ٹکڑے کر دئے۔ دوسرے میں حضرت ہارے کے سامنے بزرگی کی شکل میں سودار: راہوں لے بھی میں کو ٹکڑیاں مار کر ہکا بکا دیئے۔ اسی طرح جناب اسماعیل علیہ السلام کے سامنے کرکڑا دو گیا اور آپ کو بھی ہکا بکا لے کر کوش کی۔ حضرت غلیل علیہ السلام کے کھم پر جناب اسماعیل علیہ السلام نے تین سنگسار دیئے۔ یہی آج تک حجاج کرام کا حکم ہے کہ پہنچ کر کھم پر سات سنگسار مارنے کا حکم ہے جس کو وہی جمار کہتے ہیں۔ وَاللّٰهُ اعْلَمُ وَرَزَوَلَةُ الْعِلْمِ

اور یہ بھی یاد رکھو کہ بلبرنی خواب بھی حکم شرعی ہے بلکہ اس کے بعض صالحین کے خواب پر شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔ اذان: اذینا کریم رسول اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لے خواب میں سنی۔

ابن قیم نے کتاب المروت میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی خوابوں کا اتباع مثل اتباع مسرت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کی خواب وہی ہے اور ان کی خواب سے حکم شرعی مندرج ہو سکتا ہے کیونکہ: امام شیخ کا نقل شرعاً حرام تھا مگر اس خواب سے آپ پر ذل اسماعیل فرض ہو گیا اور یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ واقعہ زندان کی شریعت کا حکم نہیں تھا بلکہ خواب کو پورا کرنا تھا جس طرح جناب یوسف علیہ السلام: لا سلام سے پہلے خواب پورا کیا۔

واقعہ قربانی

القدس: واقعہ قربانی: وہیں ذی الحجہ کو منیٰ شریف میں ہوا۔ آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری پھیر دی۔ یہ لفظ دیکھنے والا تھا کہ باپ اپنے بیٹے کے حق پر کس حوصلہ سے چھری چار رہا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جو احباب

میدان قربان کے دین اپنے پائو جانور ذبح کرنے کے لئے لاتے ہیں ان کے چرن میں طاقت نہیں رہتی۔ بہت رستہ چڑھ جاتی ہے۔ یہ انبیاء ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ بعض احباب کو دھواڑیں مارنے: روتے ہوئے دیکھا ہے کہ آٹھ گانپ جاتے ہیں۔ تمام جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے حتیٰ جرات نہیں ہوتی کہ اپنے آٹھ سے ذبح کر دیا بلکہ تقدیر کو اجازت دے کر آپ چھپ جاتے ہیں۔

حضرات محمدؐ: یہ کیفیت: وہی ہے جانور ذبح کرنے والوں کی لیکن قربان جائیں جناب غلیل علیہ السلام کے جذبہ ایثار پر اور مرد قہر میں جانی قربانی کے جناب اسماعیل علیہ السلام کو وہ سب روئے کے تحمل دیکر رہے ہوئے تھے۔ یہ ان مقربانِ اُمی کا حوصلہ تھا اور کوئی اس طرح ہرگز نہ کر سکتا۔

حذیفہ جانی: جی لے اس کا غصہ لکھ لکھتا ہے۔ فرماتے ہیں۔

پچھارہ اور گھٹنا سیدہ: مومم پر رکھا۔

چھری پھر پر رگزی ہاتھ کا ملازم پر رکھ

دش سبکی پڑی جی آ۔ اس ساکن تھا بچا

نہ اس سے دختر دیکھا تھا حیرت کا لگا

پورا تھا ملین بیٹے کے چہرے پر بحالی تھی

چھری ملازم اسماعیل پر چلنے والی تھی

شیت کا دوپٹے رحمت جوش میں آبا

کہ اسماعیل کا ایک روکتا کھٹے نہیں پایا

آپ نے چھری چائی لیکن چھری کے کوئی کام نہ کیا۔ لیکن مرتبہ ایسا ہوا۔ آخر چھری کو چھر سے دور سے دے مارا۔ پھر کے تجڑے نکوے اور کھٹے۔ حضرت غلیل علیہ السلام نے فرمایا کہ

اسے چھری والا تیرا اسماعیل کا گا۔ پھول کی بیڑوں سے تازک ہے وہاں تو نہ لے کوئی کام نہیں کیا ایک رنگ بھی نہیں کافی اور پھر ہم پر نہ پڑے ی اسے چیر کے رکھ دیا۔

خدا برکرم کی قدرت کاملہ نے چھری کو قوت گویائی عطا فرمائی۔ چھری نے عرض کی۔

اے علیؑ! مایہ السلام جب آپؐ آتشِ فرد میں تشریف لے گئے تو آپ کے جسم پائ کو آگ لے کیوں نہ جلا یا۔ آپؐ نے فرمایا۔ آگ کو گوارا بننے کا حکم رب تعالیٰ نے دے دیا تھا۔

چھری نے عرض کی۔ آگ کو تو ایک مرتبہ حکم ہوا تھا اور مجھے تو ستر مرتبہ حکم ملا ہے کہ ملو۔ اسماعیلؑ (علیہ السلام) پر ہرگز نہ چلیا ۱۱

آگے قرآن پائے لڑتا ہے بہت بے گناہ مانتے گئے ہیں لہذا تو چھری معلوم اسماعیلؑ پر چااری نو پر درگاہِ عالم نے اودھا فرمایا:

وَلَذَٰلِكَ أَنَّىٰ يَأْتِرُ الْهَيْمَنُ ۝ قَدْ ضَلَلْتَ الْمُرُوءَا ۝ إِنَّا كَلَّلِيكَ لُجُجِي
الْمُخْتَبِرِينَ ۝ إِنَّ هَٰذَا الْهَوَ الْهَلَاكُ ۝ الْفَتْنُ ۝

اس وقت کا حال نہ پتہ اور ہم نے خدا فرمایا۔ اے ابراہیمؑ بے شک تو نے خواب کی گمراہی، ہم ایسا ہی صادر ہوتے ہیں کیوں کر۔ بے شک یہ روشن چاندی تھی۔

ان آیات کریمہ سے معلوم ہوا کہ عقل کا علم بالہیوم نہیں ہے کیا تبار حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کی اس آگاہی و ذوق کو ذوق قرار دیا گیا اور فرمایا قَدْ ضَلَلْتَ الْمُرُوءَا یا قرآن نے خواب کی گمراہی کو بھی یاد نہیں لڑا کہ آپؐ حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام نے دیکھنا تو خواب کی گمراہی کہنے میں جناب اسماعیلؑ علیہ السلام بھی درگاہ دوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی کی اولاد و شہادت، مارت مند اور فرماں بردار ہوتی ہے ہرگز مشکل میں بھی مدد نہیں دیتی۔ اس میں دلیل قرآنیت و اولاد کا سلسلہ ملتا ہے۔

آگے فرمودہ باب ۱۰ وَفَذَلِيلُهُ يَدِينُهُ عَظِيمٌ ۝ (ادھر ۲۳ راہت)

اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دیکر اسے بچا لیا۔

جناب جبریل امین علیہ السلام ہشت سے زبہ لے آئے اور جناب اسماعیلؑ علیہ السلام کی بجائے وہ زبہ دیا۔ آپؐ نے خوش خوش آنکھوں سے پٹی کو ہٹا کر ایک زبہ

ذبح ہوا پڑا ہے اور حضرت اسماعیلؑ علیہ السلام گج و ساست ہیں۔ جناب جبریل امین علیہ السلام نے عرض کی آپؐ کی قربانی کرنا مقبول ہے اور جناب اسماعیلؑ علیہ السلام کا قربان اور اپنی نہایت محبوب ہے۔ اس کے بدلہ میں یہ شقی ذبیحہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اس کو بڑا فدیہ اس نے فرمایا کہ اس کی نسبت چونکہ جناب غیل و ذبح علیہ السلام سے ہے اس لئے جس کی نسبت ہوں ہے وہ و چند ہی بڑی ادنیٰ ہے۔

آج تک یہ درگاہ قرآنی استوار قائم و قائم ہے اور ان شاء اللہ قائم و دائم رہے گی مگر اس میں غلوں ہو گھساوت ہو۔ تقدی ہو۔ ہر وہ الہی میں مقبول و محبوب ہے نہ کہ نہاد دوست و دشمن۔ یہ تھا مختصر وائر تہائی۔

برادرانِ ملت اقرآن کریم کے مقدس کلمات اس کی شہادت دے رہے ہیں کہ یہ انبارِ قربانی کا عظیم و اللہ تعالیٰ بات نہیں۔ صرف نبی کا حوصلہ ہے کہ خدا اپنے دست

مہارت سے اپنے تختِ جبر کو دفتر کے حلقہ میں لائیں پر چھری دیکھ کر نہیں بگا۔ چلائی۔ معلوم ہے ہوا کہ انبیاء کرامؑ و المرسلین علیہم السلام رضائے واد کے طالب ہوتے ہیں ان کے پیشِ نظر رضائے ملا کے سوا کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ ان انوس قدسے کا ہر گناہ

فصل اور ہر قدم جھٹکے اوڑوں کو بے داد و دی سے بنا کر سراطِ مستقیم پر گامزن کرتا ہوتا ہے۔ ان کی شہادت رکھنا و قوم کے لئے ایک نمونہ ہوتا ہے۔ ان کے ہر فعل و ہر عمل اور تمام

زندگی کے لیل و نواہر غلوں پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ نکات کو گناہ کے گروے سے الگ کر سیدھی راہ اور منزل مقصود تک پہنچانے کا وسیلہ جنم کرانے میں ہفتہ ان کے وسیلہ کے

معرجہت خدا اور منزلِ ارادہ حصولِ باغشیں ہے اس لئے یہ درگاہ عالم نے ان کے دنیا سے پر وہ فرمائے یعنی وصال کے بعد بھی ان کی شہادت علیہ کے کردارانی انتشار کو امت کے

لئے باقی رکھا اور ان کے تذکرہ دائی و ابدی یا مگار کو قائم رکھا مہیا نہ قربانی اور حج کے تمام احکام جناب غیل و ذبح علیہ السلام اور جناب ہاجر و سام اللہ علیہما کی یادگار ہیں اور

یہ سلسلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جاری و ساری ہے گا۔ (ان شاء اللہ)

حصہ دسویں و لم علیہ اصول و السلام کو رشتہ سارک ہے کہ وہ دلدارِ دینی آدمی

کوئی فعل درج قبولیت کو نہیں پہنچتا ماسوائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا یعنی خون بہانا
اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب اولاد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلہ جلیلہ کے طفیل
اس سعی کو قبول فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق کامل عطا فرمائے اور مجھے ہر مقام احباب
کے لئے توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسائل قربانی

قربانی واجب ہونے کے شرائط

- ۱۔ اسلام یعنی غیر مسلم پر قربانی واجب نہیں۔
- ۲۔ اقامت یعنی عیم ہونا۔ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔
- ۳۔ توکری یعنی دلگ نصاب ہونا۔ پیمانہ مالدار سے سرواہی ہے۔
- جس سے صدقہ فطر واجب ہوتا ہے۔ وہ سرواہیں جس سے ذکوہ واجب ہوتا ہے۔
- ۴۔ حریت یعنی آزاد ہونا جو آزاد ہو اس پر قربانی واجب نہیں کہ غلام کے پاس
مال ہی نہیں۔ فقہاء ہمارے والید اس پر واجب نہیں۔
- ۵۔ مرد ہونا۔ اس سے لئے شرط نہیں مگر بوقتوں پر بھی واجب ہوتی ہے جس طرح
مردوں پر واجب ہوتی ہے۔
- ۶۔ اس میں ذرا غلطی ہے یا نہیں؟ اس میں اختلاف ہے اور مالغ پر واجب ہے تو
آیا خود اس سے اس سے قربانی کی جائے گی یا اس کا باپ اپنے مال سے قربانی کرے گا۔
فقہاء روایات سے ثابت ہے کہ خود مالغ پر واجب ہے۔ اس پر فتویٰ ہے۔
در مختار وغیرہ بحوالہ بہار شریعت ص ۱۰۰۔ پندرمویں۔

مسئلہ

مسافر پر اگرچہ قربانی واجب نہیں آتی قربانی کروئے تو نفع کا ثواب پائے گا؟

مسئلہ

شرائط کا پورا وقت میں پایا جانا ضروری نہیں بلکہ قربانی کے لئے جو وقت مقرر
ہے اس سے کسی حصہ میں پایا جانے کا وجوب ہے۔ مثلاً آیت خمس ابتدائے
وقتہ قربانی میں کافر تھا پھر مسلمان ہو گیا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے۔ اس پر قربانی
واجب ہے بلکہ دوسری شرائط پائی جائیں۔ مالدار ہونا وغیرہ۔
اسی طرح مالدار تھا آزاد ہو گیا۔ اس کے لئے بھی بھی حکم ہے۔ یعنی اول وقت
میں مسافر تھا اور ابھی قربانی کا وقت باقی ہے۔ عیم ہو گیا۔ اس پر قربانی واجب ہوگی یا
اقتیر تھا وقت کے ادا ہونا اور ہو گیا اس پر بھی قربانی واجب ہے۔

(عقیدہ فی بحوالہ بہار شریعت ص ۱۰۰۔ پندرمویں)

قربانی کے جانور

قربانی کا جانور عمدہ اور پُر ہو۔ تمام محبوب ست جائز ہو۔ یہ ضروری طیال نہیں۔
ان کی اقسام یہ ہیں۔
قربانی کے جانور میں قسم کے ہیں۔ (۱) اونٹ (۲) گائے (۳) بکری و بٹم میں اس
کی چھ اقسام ہیں سب داخل ہیں اور مالود۔ غنمی اور غیر غنمی سب کا ایک حکم ہے یعنی
سب کی قربانی ہو سکتی ہے مینس گائے کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ بھیڑ اور دنبہ بکری میں
داخل ہیں ان کی بھی قربانی ہو سکتی ہے۔ قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہئے۔ اونٹ پانچ
سال کا گائے دو سال کی۔ دنبہ یا بکری ایک سال کا ہو اس سے کم عمر کا تو قربانی جائز نہیں
مالود ہوتے جائز ہے بلکہ افضل ہے ہاں دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دو دور سے
دیکھنے میں سال کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ (در مختار بحوالہ بہار شریعت ص ۱۰۰)

طریقہ قربانی

اپنے جانور کو چارہ اور پانی دینا۔ یعنی جو کہ یا مالوغ نہ کریں اور ایک کے سامنے
دوسرا قرض نہ کریں۔ چھری پہلی چھ کر لیں۔ ایسا نہ کریں کہ جانور کو کھانے لے بعد اس

کے سامنے چھری تیز کی پائے۔ چانور کو پاگیاں پہلوں اس طرح لٹائیں کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور اپنا رات گھٹنا اس کے پیلو پر رکھ کر چھری سے جلد ذبح کر دیا جائے اور ذبح سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے۔

دعا

اَللّٰہُمَّ وَجِّہْہٗ وَجْہَیْہٗ لِقَطرِ الْمَسْرُوْبِ وَالْاَرْضِ حَبِیْبَہٗا وَ مَا اَلَا مِنْ الْمَسْکِیْنِ کَیْنِ اِنْ صَلاَئِہٖ وَ مَسْکِیْنِہٖ بِہٖ وَ بَیْہٖ اَلْعَلِیِّیْنَ لَا تَقْرَبْکَ لَہٗ وَ بِذَٰلِکَ اَمْرٌ وَّ تَاْمِنُ اِنْ الْمَسْکِیْنِ اَتَاکَ لَکَ وَ بِسُکِّہٖ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ کر ذبح کریں۔

ذبح کرنے کے بعد

اور اگر قربانی اپنی طرف سے آؤ یہ دعا پڑھئے۔
اَللّٰہُمَّ تَقَبَّلْ بَیْہٖ کَمَا قَبَّلْتَ مِنْ خَیْلِکَ اِبْرَہِیْمَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَ حَبِیْبِکَ فَخْشَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اور اگر قربانی دوسرے کی طرف سے ہو تو منی کی جگہ منی کے بعد اس کا نام لے۔

قربانی کا گوشت تقسیم کرنے کا طریقہ

قربانی کے گوشت کے تین حصے جائیں۔

ایک حصہ فقراء میں تقسیم کیا جائے۔

دوسرا حصہ دوست احباب کے ہاں بھیجے اور

تیسرا حصہ اپنے گھر والوں کے لئے رکھے۔ اس میں سے خود بھی کھائے اور اپنے اہل و عیال کو ڈگر زارہ ہوں چھائی سے زیادہ لالہ لعل بھی رکھ سکتا ہے۔

قربانی کا چھوٹا کھل وغیرہ اپنے گھر میں بھی لاسکتا ہے یا کسی نیک کام کے لئے دے دے۔ مثلاً مسجد یا دینی مدرسہ کو دے دے یا کسی فقیر کو دے۔ بعض جگہ یہ پورا امام

مسجد کو دیا جاتا ہے اگر امام کی خواہش میں نہ دیا جاتا تو جگہ امام کی مدد کے طور پر ہفت روزہ خرچ کریں۔

تکمیر تشریق

نویں ذوالحجہ کی فجر سے لے کر ہر نماز یا جماعت کے بعد تیرہویں کی عصر تک ایک مرتبہ بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ ہُوَ الْحَمْدُ۔

اگر جماعت سے رہ جائے تو آواز بھی چڑھ سکتا ہے اگر امام بھول جائے تو مقلدی یاد کرادیں۔ عورتیں اپنے گھر میں پڑھیں لیکن آہستہ آواز سے۔

نماز عید

نماز عید کی میت یہ ہے:

نیت کی میں سے دو رکعت نماز عید الاضحیٰ واجب ساتھ لاند چوبیس گھیروں کے۔ پڑھنی خاص واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ طرف کہ پھر تشریف کے پیچھے اسی امام صاحب کے۔

پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے۔

پھر سنبھانک اَللّٰہُمَّ اُخْرَیْکَ پڑھے اور امام کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے

اور اللہ اکبر کہہ کر چھوڑ دے۔ اسی طرح تیسری مرتبہ اللہ اکبر دونوں ہاتھ کانوں کی نو تک

اتھا کر کہے اور پھر ہاتھ باندھ لے۔ امام ائمہ شریف و سواد ملا کر پڑھے گا۔ خاموشی کے ساتھ

سنتے اور رکعت چری کر لے کے بعد امام کے ساتھ کھڑا ہو جائے۔ دوسری رکعت میں امام پھر الحمد شریف کے ساتھ سورت پڑھے گا۔ مقلدی خاموش سنتا رہے اور پھر

دونوں ہاتھ اتھا کر کانوں کی نو تک لے جائے اور امام کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔ اسی طرح

تین مرتبہ ہاتھ کانوں کی نو تک اٹھائے کے بعد اللہ اکبر کہے۔ چوتھی مرتبہ امام کے ساتھ

اللہ اکبر پانچ ہاتھ اٹھائے ہوئے کہہ کر رکوع کرے۔ دونوں رکعت پوری کرنے کے بعد

امام خطبہ پڑھے گا۔ خطبہ خود خاموشی کے ساتھ سنیں۔

بعد میں دعا مانگیں۔ فقہ ابن کے بعد ایک دوسرے کے ساتھ صاف و جانفرد کریں
کہ یہ سنت ہے۔

پھر خود اقدار بنی اور مسائل ذکر کئے گئے۔ سوال اعلیٰ اپنے حبیب پاک علیہ التحسین
والسلام کے صدقہ سے قبول فرما۔ اور عمل کر لے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

لارمین اگر اس رسالہ میں کسی قسم کی کوئی غلطی دیکھیں۔ تو بھائے اعتراض کر لے
کے اصلاح فرما دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کی غلطی نہ ہو۔

مقررین کرام:

اس کتابچہ کو پڑھنے کے بعد فقیر کے لئے دعائے خیر ضرور فرمائیں۔ وہب السنن
اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں اسے قبول فرمائے۔ آمین۔

قابل مطالعہ کتابیں

مشعل ہدایت

امام احمد رضا قادری

اسلامی تعلیم

مفتی جلال الدین احمد قادری

الارشاد امیر شہید ہیکل قسطنطنیہ

حضرت علامہ محمد عارف صاحب امرتسری

انگوٹھے چوڑے کا مسئلہ

امام احمد رضا قادری

آطیب البیان

حضرت سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

بہار شباب

علامہ شاہ عبدالعلیم مدنی

احکام رمضان المبارک

علامہ شاہ عبدالعلیم مدنی

مصنف سید

حضرت بیوم شاہ قادری

مفتی نظام الدین رضوی

عُدۃ الأصول (فہرست پرکشت)

علامہ مفتی غلام محمود ہزاروی

نصائح رسول (میں شرعی و دنیوی)

مولانا نعیم اختر مصباحی

کتاب العقائد

حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی

القول الجلی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تحقیق بیعت

امام احمد رضا قادری

بزرگوں کے عقیدے

مفتی عبداللہ احمد قادری

امام اور مقتدی جماعت علی

مفتی سید شاہد علی قادری

عظمت الدین

مفتی نظام الدین رضوی

جدید ہنگامی اور اسلام

دیار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون: 7295685

مسکنا بوٹی